

دوسرے مصرع کا صرف ایک لفظ، یعنی "کل" اس پورے مضمون پر دلالت کر رہا ہے۔

۳۔ ایک اور پرندہ، جو طائرِ اسیر کا ہم سفر و ہمدم ہے، پتھر کے سامنے کسی شاخسار پر آ بیٹھا ہے۔ اس مضمون پر صرف لفظ "ہمدم" دلالت کر رہا ہے۔

۴۔ طائرِ اسیر ہمدم سے پوچھتا ہے کہ ذرا باغ کی روداد تو بتاؤ۔ لیکن اس کا آشیانہ جل چکا ہے اور ہمدم روداد سنانے میں متردد ہو گیا ہے۔  
 ۵۔ طائرِ اسیر نے ہمدم کے تردد سے اندازہ کر لیا کہ اس کے نشین پر آفت آئی، مگر اپنے آپ کو یہ کہہ کر مطمئن کر لیا کہ باغ میں سیکڑوں آشیانے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ بجلی میرے ہی آشیانے پر گری ہو؟  
 ۶۔ اس طرح اپنے دل کو سمجھا کر ہمدم سے کہتا ہے کہ بھائی! تو باغ کی کیفیت بتانے میں کیوں متذبذب ہے۔ جو بجلی کل گری تھی، کیا ضروری ہے کہ وہ میرے ہی آشیانے پر گری ہو؟  
 ۷۔ یہ پوری داستان اس درجہ درد انگیز اور غم ناک انداز میں بیان کی گئی ہے کہ ہر سننے والا تڑپ اٹھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسے شعر کہے نہیں جاتے، القا ہوتے ہیں۔

۶۔ **شرح :** پہلے مصرع میں استغنام انکاری ہے۔ یعنی تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم دل میں موجود نہیں۔ جب حقیقت یہی ہے، یعنی دل میں تمہارے سوا کوئی موجود نہیں تو ہمیں بتاؤ کہ آنکھوں سے کیوں پوشیدہ ہو؟  
 بظاہر یہ خطاب محبوب حقیقی سے ہے اور تقاضا یہ ہے کہ محض دل میں موجود رہنا کافی نہیں، ذرا آنکھوں کو جمال سے بھی شرف بخشیے۔

۷۔ **شرح :** تمہارا کسی پرہیزگار ہونا اور دوست بننا ایک ایسا فتنہ ہے، جو کسی کا گھر برباد کرنے کے لیے کم نہیں۔ پھر آسمان کو اس سے